اعتکاف کے بارے میں اہم فتوی

از

محمد مزمل برکاتی

خادم دار الافتاء دار العلوم غوث اعظم پوربندر گجرات

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ / ۸ جون ۲۰۱۸ء

السلام علیکم

علمائے کرام کی بارگاہ میں ایک سوال ہے کہ اگر ۲۸ رمضان کو چاند نظر آجائے تو اعتکاف کی قضا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر رمضان کی اٹھائیس کو چاند نظر آجائے تو اس صورت میں ایک دن کے اعتکاف کی قضا لازم ہوگی اور بہتر صورت یہ ہے کہ جس دن وہ رمضان کے روزے کی قضا کرے؛ اسی دن اعتکاف کی قضا کرلے تاکہ بعد میں پھر الگ سے اعتکاف کے لیے روزہ رکھنے کی ضرورت نہ ہو۔

قیاس کا تقاضا تو یہ تھا کہ اعتکاف کی قضا نہ ہو کیوں کہ جب ۲۸ تاریخ کو چاند نظر آگیا تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ در حقیقت وہ انیتس تاریخ تھی اس حساب سے جس دن سے اعتکاف کی ابتدا ہوئی وہ واقع میں ۲۱ تاریخ تھی لہذا یہ اعتکاف نفل ہوا اور نفل اعتکاف کی قضا نہیں۔ مگر استحساناً اسے اعتکاف مسنون مانا جائے گا اور ایک روزے کی قضا کا حکم ہوگا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ شریعت نے انسان کو اس قدر مکلف بنایا ہے جو اس کی وسعت میں ہے اور یہاں خود شرع شریف سے متعین کہ شعبان کی انیتس کو چاند تلاش کرو، نظر آگیا فبہا ورنہ تیس کی گنتی مکمل کرو۔ پس جہاں انیتس شعبان کو رویت کی کوشش کی گئی اور آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا تو وہاں کے لوگوں پر بحکم شرع اکمال عدت لازم ہے، لہذا ان کے حق میں شرعاً شعبان کے تیس دن مکمل کرنے کے بعد یکم رمضان قرار پائے گا اگرچہ واقع میں چاند تھا اور ابر کی وجہ سے چھپ گیا تھا اور نظر نہ آیا مگر اس پر نظر قطعاً نہ ہوگی کہ شریعت نے مدار رویت کو رکھا ہے، بصورت دیگر اکمال۔ پس جب ان لوگوں کے حق میں وہی شرعاً وہی پہلا روزہ ہوا تو اس حساب سے بیس رمضان ان کے حق میں شرعاً بیس ہی ہے، ہاں! اٹھائیس کو چاند نظر آگیا تو چوں کہ مہینہ شرعاً انیتس یا تیس کا ہوتا ہے، اس سے کم نہیں لہذا ان پر بعض صورتوں میں ایک روزے کی اور کچھ صورتوں میں دو دن کی قضا ہوتی ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا پہلا روزہ دوسرا ٹھہر جائے اور دوسرا، تیسرا بلکہ پہلا، پہلا رہی گا کہ لوگ شرعاً اسی کے مکلف تھے اور انہوں نے وہ کرلیا جو ان کی بساط میں تھا۔ نظیر اس کی یہ ہے کہ ماہ ذوقعدہ کا چاند ابر کی وجہ سے نظر نہ آیا اور تیس کی گنتی پوری کرلی گئی اور اسی حساب سے نویں کو حاجیوں نے وقوف عرفہ کیا کہ چند لوگوں نے انیتس کو چاند دیکھنے کی شہادت دی اور ان کی گواہی قبول ہوگئی تو اب یہ دن دسویں ذی الحجہ یعنی قربانی کا دن ہوا اور ان حاجیوں کا وقوف عرفہ نویں کے بجائے دسویں کو ہوا لہذا قیاس کا مقتضا یہ تھا کہ ان کا حج فاسد ہو جائے مگر فقہا فرماتے ہیں کہ ان کا وقوف صحیح ہو گیا اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اشتباہ کے وقت جہت تحری ہی پر حکم ہوتا ہے نیز یہ کہ ان کی تاخیر کی بنیاد ایک دلیل ظاہر پر تھی جو واجب العمل ہے اور وہ اکمال ہے اور یہ بھی کہ حج کو فاسد کے کرنے میں حرج لازم آئے گا ولہذا حدیث میں ہے: «صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُومُونَ،

وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ، وَعَرَفَتُكُمْ يَوْمَ تَعْرِفُونَ». چناچہ "بدائع الصنائع" میں ہے: وَلَوْ اشْتَبَهَ عَلَى النَّاسِ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَوَقَفُوا بِعَرَفَةَ بَعْدَ أَنْ أَكْمَلُوا عِدَّةَ ذِي الْقَعْدَةِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ شَهِدَ الشُّهُودُ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا، وَتَبَيَّنَ أَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَوُقُوفُهُمْ صَحِيحٌ، وَحَجَّتُهُمْ تَامَّةٌ اسْتِحْسَانًا، وَالْقِيَاسُ: أَنْ لَا يَصِحَّ، وَجْهُ الْقِيَاسِ أَنَّهُمْ، وَقَفُوا فِي غَيْرِ وَقْتِ الْوُقُوفِ وَالِاسْتِحْسَانِ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: وَرُوِيَ: «وَحَجُّكُمْ يَوْمَ تَحُجُّونَ» .فَقَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَقْتَ الْوُقُوفِ أَوْ الْحَجِّ، وَقْتَ تَقِفُ أَوْ تَحُجُّ فِيهِ النَّاسُ، وَالْمَعْنَى فِيهِ أَنَّ شَهَادَتَهُمْ جَائِزَةٌ مَقْبُولَةٌ لَكِنَّ وُقُوفَهُمْ جَائِزٌ أَيْضًا؛ لِأَنَّ هَذَا النَّوْعَ مِنْ الِاشْتِبَاهِ مِمَّا يَغْلِبُ، وَلَا يُمْكِنُ التَّحَرُّزُ عَنْهُ فَلَوْ لَمْ نَحْكُمْ بِالْجَوَازِ لَوَقَعَ النَّاسُ فِي الْحَرَجِ وَلِأَنَّهُمْ بِهَذَا التَّأْخِيرِ بَنَوْا عَلَى دَلِيلٍ ظَاهِرٍ وَاجِبِ الْعَمَلِ بِهِ، وَهُوَ وُجُوبُ إكْمَالِ الْعِدَّةِ إذَا كَانَ بِالسَّمَاءِ عِلَّةٌ فَعُذِرُوا فِي الْخَطَأِ نَظِيرُهُ إذَا اشْتَبَهَتْ الْقِبْلَةُ فَتَحَرَّى، وَصَلَّى إلَى جِهَةٍ ثُمَّ تَبَيَّنَ أَنَّهُ أَخْطَأَ جِهَةَ الْقِبْلَةِ جَازَتْ صَلَاتُهُ، لِمَا قُلْنَا، كَذَا هَذَا . اھ .
ملتقطا (بدائع الصنائع: ۲ / ۳۰۴ ، ۳۰۵) اسی طرح یہاں بھی تحری اور کوشش کے باوجود چاند نظر نہ آیا تو اب وہی ان کے حق میں بیس رمضان ہے۔ اب اگر بعد میں اٹھائیس کو چاند نظر آجائے تو بھی ان کا اعتکاف، اعتکاف مسنون ہی قرار پائے گا کہ بوقت اشتباہ بعد تحری یہی ان کے حق میں بیس رمضان ہے نیز ان کی تاخیر کی بنیاد اسی اکمال عدت پر ہے جو دلیل ظاہر واجب العمل ہے علاوہ ازیں اس میں لوگوں پر حرج بھی ہے کہ سیکڑوں لوگ ایک مسجد میں اعتکاف مسنون کی نیت کر کے بیٹھے اور انجام کار کسی کا بھی اعتکاف مسنون نہ ہوا نیز پوری بستی اور سارے شہر کا اعتکاف مسنون سے خالی ہونا لازم آیا باوجود اعتکاف کرنے کے اور اس میں لوگوں کے لیے کس قدر پریشانی ہے وہ مخفی نہیں ہے۔ ولہذا ان کا اعتکاف، اعتکاف مسنون قرار دیا جائے گا اور وہ لوگ بعد میں اس کی قضا کریں گے، جہاں دو روزے کی قضا کا حکم ہے وہاں دو دن کے اعتکاف کی قضا کریں گے اور جس صورت میں ایک روزے کی قضا کا حکم ہے وہاں ایک دن کے اعتکاف کی قضا کریں گے اور اس سال ہمارے دیار میں چوں کہ شعبان کا چاند دیکھ کر تیس کی گنتی پوری کی گئی تھی لہذا ایک دن کے اعتکاف کا حکم ہو گا اگر ۲۸ کو چاند نظر آیا۔ ہذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی۔

واللہ تعالی اعلم

کتبـــــــــــــــــــہ: محمد مزمل البرکاتي

خادم الإفتاء بدار العلوم الغوث الأعظم ، فوربندر ، غجرات